سُوۡرَةُ التَّغَابُن

آیات 18 - 16

إِنَّمَآ أَمۡوَٰلُكُمۡ وَأَوۡلَٰدُكُمۡ فِتۡنَةٌ ط وَٱللَّهُ عِندَهُۥٓ أَجۡرٌ عَظِيمٌ ١٥
فَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ مَا ٱسۡتَطَعۡتُمۡ وَٱسۡمَعُواْ وَأَطِيعُواْ وَأَنفِقُواْ
خَيۡرًا لِّأَنفُسِكُمۡ ط وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفۡسِهِۦ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ
ٱلۡمُفۡلِحُونَ ١٦
إِن تُقۡرِضُواْ ٱللَّهَ قَرۡضًا حَسَنًا يُضَٰعِفۡهُ لَكُمۡ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ط
وَٱللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ لا ١٧ عَٰلِمُ ٱلۡغَيۡبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ٱلۡعَزِيزُ
ٱلۡحَكِيمُ ١٨ ع

مطالعہ حدیث

- عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

" مَنْ صَلَّى يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ ، وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ ، وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ " رواه البيهقي و أحمد وابن أبي الدنيا وابن مردويه والحاكم

جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا، جس سے دکھاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا، اور جس نے دکھاوے کا صدقہ کیا اس نے شرک کیا۔

سورة التغابن

رکوع 1

آیت 1-7

ایمانِ ثلاثہ کا ذکر

ایمان باللہ، ایمان بالرسالت اور ایمان بالآخرة

آیت 8-10

ایمانِ کی پر زور دعوت کہ اَن ایمانی حقائق کو حق اور سچ مان کر حرزِ جاں بناؤ اسی یقین سے باطن کو منور کرو

رکوع 2

آیت 11-15

ایمان کے ثمرات

ایمان کے نتیجے میں فکر و نظر اور شخصیت میں وقوع پزیر تغیر کا بیان

آیت 16-18

ایمان کے مذکورہ تقاضوں کو پورا کرنے کی زور دار اور موثر ترغیب و تشویق

اِنَّمَآ اَمۡوَالُكُمۡ وَ اَوۡلَادُكُمۡ فِتۡنَةٌ ؕ وَ اللّٰهُ عِنۡدَهٗۤ اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ ﴿۱۵﴾

كلمۂ حصر

اِنَّمَآ - اس کے سوا کچھ نہیں

اَمۡوَالُكُمۡ - تمہارے مال

وَ اَوۡلَادُكُمۡ - اور تمہاری اولادیں

فِتۡنَةٌ - آزمائش ہیں

وَاللّٰهُ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ

وَاللّٰهُ عِنْدَهٗۤ - اور اللہ کے پاس ہے

اَجْرٌ - اجر

عَظِيْمٌ - بہت بڑا

إِنَّمَآ أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۚ وَاللَّهُ
عِندَهُۥٓ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٥﴾

تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو ایک آزمائش ہیں، اور
اللہ ہی ہے جس کے پاس بڑا اجر ہے

آیت 15 کے مباحث

- مال اور اولاد کی محبت اگر دین کے اس راستے سے انسان کو ہٹا دے تو وہ اس کے لیئے بہت بڑا فتنہ ہے
- اس لحاظ سے بھی آزمائش کہ اولاد کی تربیت کیسے کی ہے؟
- مال کو کہاں خرچ کیا ؟
- اگر ان امتحانوں میں کامیاب ہو گئے تو اللہ کی طرف سے بے انتہا انعام و اکرام اور اجر و ثواب

آیت 15 کے مباحث

- حضرت ابو مالک اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" تیرا اصل دشمن وہ نہیں ہے جسے اگر تو قتل کر دے تو تیرے لیے کامیابی ہے اور وہ تجھے قتل کر دے تو تیرے لیے جنت ہے، بلکہ تیرا اصل دشمن، ہو سکتا ہے کہ تیرا اپنا وہ بچہ ہو جو تیری ہی صلب سے پیدا ہوا ہے، پھر تیرا سب سے بڑا دشمن تیرا وہ مال ہے جس کا تو مالک ہے"
- اللہ تعالیٰ نے یہاں بھی اور سورۃ انفال میں بھی یہ فرمایا ہے کہ اگر تم مال اور اولاد کے فتنے سے اپنے آپ کو بچا لے جاؤ اور ان کی محبت پر اللہ کی محبت کو غالب رکھنے میں کامیاب رہو۔ تو تمہارے لیے اللہ کے ہاں بہت بڑا اجر ہے۔

آخری 3 آیات

- ایمان کے عملی تقاضوں کو بالفعل ادا کرنے کی دعوت
- ایمان کے ان عملی تقاضوں کو 3 اصطلاحات کے ذریعے سے بیان کیا گیا
  1. تقویٰ
  2. سمع وطاعت
  3. انفاق فی سبیل اللہ اور اللہ کو قرضِ حسنہ
- مضمون کی مناسبت سے اللہ تعالیٰ کی چند صفاتِ کمال اور اسمائے حسنیٰ کا بیان (سورۃ کے آخر میں)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَ اسْمَعُوْا وَ اَطِيْعُوْا

فَاتَّقُوا اللّٰهَ - پس ڈرتے رہو اللہ سے

مَا اسْتَطَعْتُمْ - جو تمہاری استطاعت ہے (جہاں تک تمھارے بس میں ہو)

- اِسْتِطَاعَ يَسْتَطِيْعُ ـ طاقت رکھنا

وَ اسْمَعُوْا ـ اور سنو

وَ اَطِيْعُوْا ـ اور اطاعت کرو

وَ اَنْفِقُوْا - اور خرچ کرو

وَ اَنۡفِقُوۡا خَیۡرًا لِّاَنۡفُسِکُمۡ ؕ وَ مَنۡ یُّوۡقَ شُحَّ نَفۡسِہٖ

خَیۡرًا - یہ بہتر ہیں (امور)

لِّاَنۡفُسِکُمۡ - تمھارے اپنے لیئے

وَ مَنۡ - اور جو

یُّوۡقَ - جو بچا لیے گئے

مجھول

- مادہ : و ق ي
- وَقَى - يَقِي - بچانا
- يُوْقَي بچایا گیا - آخری ی شرط کی وجہ سے گر گیا۔ یُّوۡقَ

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۶﴾

شُحَّ

- مادہ : ش ح ح   شُحَّ : بخل کرنا، حرص و لالچ کرنا
  - جب بخل اور حرص دونوں جمع ہو جائیں تو اسے شُحَّ کہتے ہیں
  - یہ شدتِ حرص کا دوسرا نام ہے
  - ہر وقت مال سمیٹنے کی فکر کرتے رہنا اور خرچ کرنے میں بخل کرنا
- بخل کیا ہے ؟
  - اپنے مال سے ایسی جگہ بھی خرچ نہ کرنا جہاں کرنا چاہیئے

شُحَّ

شُحَّ : عربی زبان میں کنجوسی اور بخل کے لیے استعمال ہوتا ہے، مگر جب اس لفظ کو نفس کی طرف منسوب کرکے شح نفس کہا جائے تو یہ تنگ نظری، تنگ دلی، کم حوصلگی، اور دل کے چھوٹے پن کا ہم معنی ہو جاتا ہے جو بخل سے وسیع تر چیز ہے، بلکہ خود بخل کی بھی اصل جڑ وہی ہے۔

• اسی کی وجہ سے آدمی دوسرے کا حق ماننا اور ادا کرنا تو درکنار اس کی خوبی کا اعتراف تک کرنے سے جی چراتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ دنیا میں سب کچھ اسی کو مل جائے اور کسی کو کچھ نہ ملے۔ دوسروں کو خود دینا تو کجا، کوئی دوسرا بھی اگر کسی کو کچھ دے تو اس کا دل دکھتا ہے۔ اس کی حرص کبھی اپنے حق پر قانع نہیں ہوتی بلکہ وہ دوسروں کے حقوق پر دست درازی کرتا ہے

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٦﴾

نَفْسِهٖ - اپنے نفس کے

فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ - پس وہی لوگ ہیں

الْمُفْلِحُوْنَ - فلاح پانے والے

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَ اسْمَعُوْا وَ اَطِيْعُوْا وَ
اَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۗ وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٦﴾

لہٰذا جہاں تک تمہارے بس میں ہو اللہ سے ڈرتے رہو، اور سنو اور اطاعت کرو، اور اپنے مال خرچ کرو، یہ تمہارے ہی لیے بہتر ہے۔ جو اپنے دل کی تنگی سے محفوظ رہ گئے بس وہی فلاح پانے والے ہیں

آیات 16 کے مباحث

- ایمانیات میں اولین ایمان - ایمان باللہ
- عمل کی دعوت کی بات کا آغاز بھی اسی سے - فَاتَّقُوا اللہَ مَا اسۡتَطَعۡتُمۡ
- ایمان باللہ کا عملی تقاضا - انسان میں تقوٰی پیدا ہو جائے
- تقوٰی بھی امکانی حد تک - مقدور بھر

تقوٰی کیا ہے؟

- تقوٰی کا ترجمہ - ڈر یا خوف کیا جاتا ہے
- جو تقوٰی کی مکمل ترجمانی نہیں ہے

تقویٰ کیا ہے ؟

- وہ ڈر یا خوف جس میں محبت کی آمیزش اور چاشنی ہو۔ **محبت بھرا خوف**
- جیسے بیٹے کی والد سے محبت
- اس محبت کا بھرم رکھتے ہوئے بیٹے کا کوئی ایسا کام نہ کرنا جس سے والد ناراض ہو جائے

اللہ کا تقویٰ

- انسان پوری زندگی میں پھونک پھونک کر قدم رکھے
- اور یہ خیال اس کے ذہن و قلب پہ غالب رہے کہ میرے کسی عمل سے میرا مالک مجھ سے ناراض نہ ہو جائے

آیات 16 کے مباحث

- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ.... جب یہ آیت اتری
- اس پر صحابہ کرامؓ پریشان ہو گئے کہ اللہ سے تقویٰ کا حق کس سے ادا ہو سکتا ہے؟
- پھر جب سورۃ التغابن کی یہ آیت فَاتَّقُوا اللهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ اتری تو صحابہ کو کچھ تسلی ہوئی
- استطاعت: ہر شخص کی استطاعت، وسعت، استعداد اور صلاحیتیں مختلف
- آخرت کا محاسبہ صلاحیتوں کی اسی وسعت اور استطاعت کے مطابق

آیات 16 کے مباحث

- ایمانیات میں دوسرا ایمان - ایمان بالرسالت
- اس آیت میں اس کا عملی تقاضا - سمع وطاعت وَاسۡمَعُوۡا وَاَطِیۡعُوۡا
- حقیقی مطاع - اللہ تعالیٰ
- رسول اللہ کا نمائندہ اور اسکے اذن سے بالفعل مطاع بن کر آتا ہے
- مَّنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّهَ جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی
- دین میں کسی حکم کی مصلحت سمجھ آئے یا نہ آئے- مجرد سمع اور اطاعت

آیات 16 کے مباحث

- **سمع وطاعت**

- رسول ﷺ کی سمع وطاعت - بلامشروط
- رسولؐ کے بعد — آپؐ کے امراء کی سمع وطاعت
- لیکن مشروط - معروف میں لَاطَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ
- اسلامی معاشرے اور اسلامی اجتماعیت میں اللہ اور اسکے رسول کے تحت - ان کے (مقرر کردہ) امراء کی سمع وطاعت اس اجتماعیت کے نظم وضبط اور ڈسپلن کا اہم تقاضا - جسے قران میں نمایاں کیا گیا ہے

آیات 16 کے مباحث

- انفاق فی سبیل اللہ
- تیسرا ایمان - ایمان بالاخرۃ -خَیۡرًا لِّاَنۡفُسِکُمۡ ـ آخرت کے طرف اشارہ
- انفاق : اللہ کے راست میں خرچ کرنا - عمومی اپیل
- قرضِ حسن : خصوصی اپیل - قرآن میں عموماً جہاد کے لیئے انفاق کے سلسلے میں یہ لفظ آیا ہے
- ان الفاظ کے استعمال میں بلاغت اور اپیل کا انداز- قابل غور ہے

آیات 16 کے مباحث

- انفاق فی سبیل اللہ
- اگر کسی نے اپنی زندگی کی صلاحیتوں ، توانائیوں اور مال کا بیشتر حصہ آخرت کے بینک میں جمع کرادیا ہے تو وہ بندہ اپنے رب سے ملاقات کے لیئے بے تاب رہے گا - بقولِ اقبالؒ

نشانِ مردِ مومن با تو گویم
چوں مرگ آید تبسم برلبِ اُو را

آیات 16 کے مباحث

- انفاق فی سبیل اللہ
- اپنا مال زمین پر جمع نہ کرو، کہ یہاں اسے کیڑا بھی خراب کرتا ہے اور ڈاکے چوری بھی خطرہ رہتا ہے بلکہ آسمان پہ جمع کرو
- جہاں اسے نہ کیڑا بھی خراب کرتا ہے اور نہ ڈاکے چوری بھی خطرہ ہے
- میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جہاں تمہارا مال ہوگا وہیں تمہارا دل ہوگا (حضرت مسیح علیہ السلام - انجیل متی)

اِنۡ تُقۡرِضُوا اللّٰهَ قَرۡضًا حَسَنًا يُّضٰعِفۡهُ لَكُمۡ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ

اِنۡ - اگر

تُقۡرِضُوا اللّٰهَ - تم قرض دو اللہ کو

قَرۡضًا حَسَنًا - اچھا قرض

يُّضٰعِفۡهُ - وہ اسے بڑھاتا چلا جائے گا

لَكُمۡ - تمھارے لیے

وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ - اور بخش دے گا تمھارے (گناہ)

وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۙ﴿۱۷﴾

وَاللّٰهُ - اور اللہ تعالیٰ

شَكُوْرٌ بڑا قدر شناس ہے

- مادہ ش ک ر شَكَرَ يَشْكُرُ شکر کرنا، تعریف کرنا
- مبالغے کا صیغہ - غَفُوْرٌ کی طرح بہت زیادہ شکر کرنے والا
- اگر اس کی نسبت بندے کی طرف ہو تو
  - وہ بندہ جو اطاعتِ الٰہی اور اسکی عبادت کی بجاآوری کے ذریعے حق تعالیٰ کی شکرگذاری میں خوب کوشاں ہو

وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۙ﴿۱۷﴾

- اگر اس کی نسبت اللہ کی طرف ہو تو
  - بہت قدر دان ، تھوڑے کام پہ بہت ثواب دینے والا
  - بندے کے شکر کی قدر کرنے والا

حَلِيْمٌ - برد بار

- حِلْمٌ سے صفت مشبہ (فعیلٌ کی طرح)
- حِلْم جوشِ غضب سے نفس اور طبیعت کو روکنا (برد باری، تحمل)
- بار بار کی توجہ دلانے پر بھی اگر کوئی نہ دے تو فوراً پکڑتا نہیں

اِنۡ تُقۡرِضُوا اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا یُّضٰعِفۡہُ لَکُمۡ وَ
یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ شَکُوۡرٌ حَلِیۡمٌ ۙ﴿۱۷﴾

اگر تم اللہ کو قرض حسن دو تو وہ تمہیں کئی گنا بڑھا کر
دے گا اور تمہارے قصوروں سے در گزر فرمائے گا، اللہ
بڑا قدر دان اور بردبار ہے

آیات 17 کے مباحث

- انفاق فی سبیل اللہ اور اللہ کو قرض حسن کا اجر
- اللہ شکور اور حلیم ہونے کے باعث بندے کے تھوڑے اعمال کو بھی شرفِ قبولیت بخش کر اس کئی گنا بڑھائے گا
- انکے گناہوں اور خطاؤں سے در گذر فرمائے گا
- انہیں اعلیٰ بلند مقامات عطا فرمائے گا
- ان وعدوں کے ساتھ - اللہ کے اسمائے حسنیٰ کا ذکر
- کن کو - اللہ کو قرض دینے والوں کو

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ - جاننے والا غائب اور حاضر کا

- عٰلِم: مادہ: ع ل م

عَلِمَ - يَعْلَمُ : جاننا، آگاہ ہونا

- عَالِم: جاننے والا (فَاعِل)

الْغَيْبِ

- غیب: کوئی چیز جو کسی وقت کسی وجہ سے نظروں سے غائب ہو
- ہر وہ چیز جو انسان کے علم اور حواس سے پوشیدہ ہو

الشَّهَادَةِ

- حاضر، مشاہدے میں آنے والی چیز

عٰلِمُ الۡغَيۡبِ وَ الشَّهَادَةِ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۱۸﴾

الۡعَزِيۡزُ - غالب اور طاقتور

- مادہ: ع ز ز
- عزَّ: قوت رکھنا - غلبہ پانا۔شدت ہونا
- انسان کی وہ حالت جو اسے مغلوب ہونے سے محفوظ رکھے
- وہ ہستی جسکا اختیار مطلق ہو اور اُسکی اتھارٹی کو چیلنج کرنے والا کوئی نہ ہو

الۡحَكِيۡمُ - حکمت والا

- مادہ: ح ک م | حَکَمَ: ① حکم کرنا ② فیصلہ کرنا
- حکمت: عقل، دانش، دانائی ، عقل و دانش کی بات، کامل فہم و قوت فیصلہ

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾

وہ حاضر اور غائب ہر چیز کو جانتا ہے، زبردست اور دانا ہے۔

Knower of the Invisible and the Visible, Exalted in Might, Full of Wisdom.

آیات 18 کے مباحث

- وہ غائب و حاضر، چھپے اور کھلے سب کا جاننے والا ہے
- ایک طرف یہاں تقویٰ، اطاعت اور انفاق پر کاربند رہنے والے اہلِ ایمان کے لیے بشارت اور یقین دہانی کہ وہ مطمئن رہیں انکی کوئی نیکی ضائع ہونے والی نہیں
- دوسری طرف اعراض و انکار کی روش اختیار کرنے والوں کے لیے تہدید و تنبیہہ بھی کہ تمہاری کوئی حرکت اللہ سے پوشیدہ نہیں اور وہ تمہیں کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے کامل غلبہ و اقتدار کا مالک ہے۔اس لیے کہ وہ العزیز ہے
- اور اگر وہ تمہاری فوری گرفت نہیں کر رہا بلکہ تمہیں مہلت اور ڈھیل دیے جارہا ہے تو یہ اس کی حکمتِ کاملہ کا مظہر ہے، اس لیے کہ جہاں وہ العزیز ہے وہاں وہ الحکیم بھی ہے۔

اَلۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ

- اس سورت کا اختتام اَلۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ پر ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یہ دو اسماء گزشتہ چاروں المُسَبِّحات (سورۃ الحدید، سورۃ الحشر، سورۃ الصّف، سورۃ الجمعہ) کے آغاز میں آئے ہیں
- گویا ان اسماء کو المُسَبِّحات کے ساتھ خصوصی نسبت ہے۔ چنانچہ یہ سورۃ التغابن جو المُسَبِّحات میں سے ہے اس کے آغاز میں یہ دونوں نام نہیں آئے تو اختتام پر آ گئے ہیں۔